بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

حسب اعلان 'حکمتِ قرآن' کا زیرِ نظر شمارہ حکیم الامّت علامہ اقبال مرحوم کے حوالے سے ایک خصوصی اشاعت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اقبال کو قرآن حکیم کے ساتھ جو خصوصی تعلق بلکہ نسبتِ خصوصی حاصل تھی اور انہوں نے اپنے کلام میں جس خوبصورتی سے قرآن حکیم کے حِکَم و معارف کو سمویا ہے کہ خود انہی کے بقول ع "گوہرِ دریائے قرآں سفتہ ام" اس کے پیشِ نظر انہیں بجا طور پر اس دَور کا 'ترجمان القرآن' قرار دیا جاتا ہے۔ ہماری دانست میں وہ محض ترجمانِ قرآن ہی نہیں' داعیِ قرآن تھے۔ امت کی شیرازہ بندی اور اسے قرآن کے کھونٹے سے باندھنا اُن کے نزدیک سازو سخن کا اصل مقصود تھا چنانچہ ایک جانب وہ اپنی شعر گوئی کا مقصد ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ ؎

نغمہ کجا و من کجا ساز و سخن بہانہ ایست
سوئے قطار می کشم ناقۂ بے زمام را

تو دوسری جانب امت کو قرآن سے وابستہ ہونے کی تاکید ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ ؎

ما ہمہ خاک و دلِ آگاہ اوست
اعتصامش کن کہ حبل اللہ اوست

یہی وجہ ہے کہ "حکمت قرآن" کے صفحات میں اقبال کے افکار اور ان کے پیام کو خصوصی جگہ دی جاتی ہے۔ زیرِ نظر شمارے میں علامّہ اور اُن کے کلام کے بارے میں پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم کے جو چار مضامین شامل کیے گئے ہیں اُن میں سے بعض کا خصوصی معاملہ یہ ہے کہ وہ علامّہ کی زندگی ہی میں رقم کیے گئے تھے۔ یہ مضامین اقبال کے پیغام اور فلسفے کی تفہیم میں کلید کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چشتی صاحب کے مضامین کے علاوہ سید نذیر نیازی کا ایک اہم مضمون 'اقبال اور قرآن'

(باقی ص۴ پر)